ازعدالت عظمیٰ

اسٹیٹ، بائے نیلرتن سرکر، انفورسمنٹ آفیسر

بنام

لکشمی نارائن رام نواس

[ایم۔حدیت اللہ اور راگھو بردیال، ۔جسٹسز۔]

فوجداری مقدمہ کی سماعت-ضبط شدہ دستاویزات-ضبط شدہ دستاویزات کو برقرار رکھنے کے لیے قانون کے ذریعے فراہم کردہ مدت-دستاویزات کو پاس برقرار رکھنے کے سلسلے میں کیا مجسٹریٹ بڑھا سکتا ہے ۔مجسٹریٹ کے ذریعے توسیع کی جا سکتی ہے یا نہیں-خصوصی ایکٹ کے تحت کی گئی ضبطی-کوڈ کی دفعات جو اس تلاش سے متعلق ہیں کہ آیا قابل اطلاق-فارن ایکس چینج ریگولیشن ایکٹ، 1947، ذیلی دفعہ۔(3) سیکشن سے۔ 19, سیکشن۔19-اے-کوڈ آف کریمنل پروسیجر،1898(1898 کا ایکٹ V)،ایس ایس۔5(2) .96, 98, 101, 102,103 ,

14 مئی 1959 کو انفورسمنٹ آفیسر نے سرچ وارنٹ پر عمل درآمد کرتے ہوئے مدعا علیہ کے قبضے سے متعدد دستاویزات ضبط کیں۔سرچ وارنٹ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ذیلی دفعہ کے تحت جاری کیا تھا۔(3) ذیلی سیکشن۔19 فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، 1947۔چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی اجازت سے ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ نے ضبط شدہ دستاویزات کو چار ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے برقرار رکھا۔5 اکتوبر 1959 کو مدعا علیہ نے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے درخواست دائر کی جس میں اس نے

سیکشن کی فراہمی کی بنیاد پر ضبط شدہ دستاویزات کی واپسی کا دعوی کیا۔19- فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ کا .Aاس درخواست پر چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے سرچ لسٹ کے آئٹم 2اور 7 بغیر تمام دستاویزات مدعاعلیہ کو واپس کرنے کی ہدایت کی۔مدعاعلیہ نے دونوں دستاویزات کو برقرار رکھنے کے لیے اس حکم کے خلاف نظر ثانی کی، اور ہائی کورٹ نے نظر ثانی کی اجازت دی اوران دستاویزات کو بھی مدعاعلیہ کو واپس کرنے کا حکم دیا۔اس حکم کے خلاف اس عدالت میں اپیل دائر کی گئی تھی۔

منعقد:(i) مجسٹریٹ کا سیکشن کے تحت جاری کیے گئے سرچ وارنٹ پر عمل درآمد کے دوران ضبط شدہ اشیا پر کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔19(3) فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ اور یہ کہ وہ اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے ذریعے اس طرح کے دستاویزات کو برقرار رکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا جسے وہ سیکشن کی دفعات کے مطابق رکھنے کا حقدار ہے۔دفعہ 19-ا ایکٹ کا .Aانفورسمنٹ آفیسر کو سیکشن کے تحت حق حاصل ہے۔دفعہ 19(a)- ضبط شدہ اشیا کو چار ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے برقرار رکھنا اور ضبط شدہ دستاویزات کو قانونی مدت کے اندر برقرار رکھنے کے لیے مجسٹریٹ سے اجازت لینا اس کے لیے ضروری نہیں ہے۔لہذا، سرچ وارنٹ جاری کرنے والے مجسٹریٹ کا چار ماہ کی قانونی مدت کے دوران یا اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد سرچ وارنٹ پر عمل درآمد کے دوران ضبط شدہ دستاویزات کو برقرار رکھنے یا ٹھکانے لگانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

محمد سیراج الدین بمقابلہ آر سی مشرا،]1962[1 ضمیمہ۔ایس۔سی۔آر۔545 ممتاز۔

((ii) ذیلی دفعہ کے تحت سرچ وارنٹ جاری کرنے کے لیے مخصوص شق کے پیش

نظر۔(3) سیکشن سے۔19 فارن ایکسچینج ریگولیشن ایکٹ، ایس ایس کی دفعات۔ 96, 98اور ضابطے کے شیڈول V کا فارم نمبر 8 ذیلی دفعہ کے تحت جاری کیے گئے سرچ وارنٹ پر لاگو نہیں ہوگا۔(3) سیکشن سے ۔,102, 101اور ضابطے کا 103 ذیلی دفعہ کے تحت تلاشی پر لاگو ہوگا۔(3) سیکشن سے۔19 قانون کے مطابق کیونکہ تلاشی کے انعقاد کے حوالے سے قانون میں کوئی خاص شق نہیں ہے۔

(ii) دفعہ کی دفعات۔5 (2) ضابطے کا اطلاق ایکٹ کے تحت کی جانے والی تحقیقات پر نہیں ہوگا کیونکہ یہ ایکٹ ایک خصوصی ایکٹ ہے اوراس میں بنیادی اصول فراہم کیے گئے ہیں۔دفعہ 19(a)- ایکٹ کے تحت کسی جرم کے مبینہ مشتبہ ارتکاب کی ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے ذریعے ضروری تحقیقات کے لیے۔'

(iv) قانونی مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد دستاویزات کی واپسی کے لیے قانون میں کسی واضح شق کی ضرورت نہیں ہے۔دوسروں کے دستاویزات کو برقرار رکھنے کے لیے دفعات ضروری ہیں نہ کہ انہیں حقدار افراد کو واپس کرنے کے لیے۔لہذا ضبط شدہ دستاویزات کواس شخص کو واپس کرنا ہوگا جس کے قبضے سے وہ قانونی مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد ضبط کیے گئے تھے۔

(v) دفعہ۔19(a)- ایکٹ کے اے کے تحت ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ ضبط شدہ دستاویزات کو قانونی طور پر اپنے پاس رکھ سکتا ہے جب تک کہ زیر کی گئی کارروائی کے حتمی نمٹارے تک۔تحت دفعہ 23 اگر کارروائی چار ماہ کی مدت سے پہلے شروع ہوئی تھی، جس کے دوران وہ دستاویزات رکھ سکتا تھا۔موجودہ معاملے میں وہ ان دستاویزات کو چار ماہ سے زیادہ برقرار نہیں رکھ سکتا تھا کیونکہ 4 ماہ کے اندر ایسی کوئی کارروائی شروع نہیں کی گئی

تھی۔

موجودہ معاملے میں دفعہ 23 کے تحت کارروائی۔23 دستاویزات کی واپسی کے آرڈر سے پہلے شروع کیا تھا۔اس کیس کے حقائق پر یہ فیصلہ دیا گیا کہ دستاویزات کو برقرار رکھنے کے حوالے سے مجسٹریٹ کی ہدایت ایک حکم تھا جو دفعہ 19(a) کی فراہمی کے پیچھے کی روح کو اثر انداز کرتا ہے۔

مجرمانہ اپیل کا عدالتی فیصلہ: 1961 کی فوجداری اپیل نمبر 83۔1959 کے فوجداری ترمیم نمبر 1525 میں کلکتہ ہائی کورٹ کے 20 جون 1960 کے فیصلے اور حکم سے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایچ آر کھنہ، کے ایل ہاتھی اور آر این سچتے۔

مدعا علیہ کی طرف سے جی ایس پاٹھک، بی دت، جے بی دادا چنجی، او سی ماتھر اور رویندر نارائن۔

14 اپریل 1964۔عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

راگھوبر دیال، جے۔-- یہ اپیل، کلکتہ ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی سند پر، ہائی کورٹ کے 20 جون 1960 کے ایک حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے حکم کو پلٹ دیا گیا ہے جس میں مدعا علیہ کو کچھ دستاویزات واپس کرنے کی ہدایت کی گئی تھی، اور یہ درج ذیل حالات میں پیدا ہوئی ہے:

6 اپریل 1959 کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے ذیلی دفعہ کے تحت انفورسمنٹ آفیسر، انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ، منسٹری آف فنانس کی درخواست پر سرچ وارنٹ جاری کرنے کا حکم دیا۔ ذیلی دفعہ (3) کا۔ ددفعہ 19 فارن ایکس چینج ریگولیشن ایکٹ، 1947 (1947 کا ایکٹ VII)۔ سرچ وارنٹ 6 مئی 1959 کو جاری کیا گیا تھا۔ اس کے لیے مجسٹریٹ کے سامنے ضبط شدہ دستاویزات پیش کرنے کی ضرورت تھی۔ سرچ وارنٹ پر عمل درآمد کرتے ہوئے 14 مئی 1959 کو مدعا علیہ کے قبضے سے متعدد دستاویزات ضبط کی گئیں۔ انفورسمنٹ آفیسر نے اس دن اطلاع دی کہ ایک مخصوص کمرے کی تلاشی نہیں لی جا سکی اور اس لیے سرچ وارنٹ پر مزید کارروائی کی جانی تھی۔ انہوں نے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کی معلومات کے لیے اپنی درخواست میں یہ بھی نوٹ کیا:

" کہ ضبط شدہ ضبطی میمو کے مطابق ضبط شدہ دستاویزات کو جانچ پڑتال کے لیے ہمارے پاس رکھا گیا ہے اور انہیں انکوائری یا عدالتی کارروائی کی تکمیل تک برقرار رکھا جائے گا اور اس کے بعد آپ کے اعزاز کو ایک رپورٹ پیش کی جائے گی۔"

28 مئی 1959 کو انفورسمنٹ آفیسر نے معاملے میں مزید رپورٹ پیش کرنے کے لیے ضبط شدہ دستاویزات کو دو ماہ کی مدت کے لیے برقرار رکھنے کی اجازت کے لیے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ سے درخواست کی۔ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ضروری اجازت دے دی۔ 28 جولائی اور 28 ستمبر 1959 کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے ذریعے درخواستوں پر بھی اسی طرح کی اجازت دی گئی۔

5 اکتوبر 1959 کو مدعا علیہ نے چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ کو مذکورہ دستاویزات کی واپسی

کے حکم کے لیے درخواست دی کیونکہ 4 ماہ کی قانونی مدت جس کے دوران ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ دستاویزات رکھ سکتا تھا ختم ہو چکی تھی، اور اس کے خلاف دفعہ کے تحت کوئی کارروائی شروع نہیں کی گئی تھی۔ 23 ایکٹ سے۔ دستاویزات کی واپسی کا دعوی سیکشن کی دفعات پر مبنی تھا۔ دفعہ 19(a) - 20 اکتوبر 1959 کو چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے ضبط شدہ فائلیں مدعا علیہ کو واپس کرنے کا حکم دیا۔ تاہم، انہوں نے اسی دن اس حکم میں ترمیم کی، جب ان کی توجہ 28 ستمبر 1959 کے ان کے پہلے حکم کی طرف مبذول کرائی گئی جس میں انفورسمنٹ آفیسر کو 28 نومبر 1959 تک دستاویزات کو برقرار رکھنے کی اجازت دی گئی تھی۔ انہوں نے معاملے کی سماعت 26 اکتوبر 1959 کو کرنے کی ہدایت کی اور اسی دن تفتیشی افسر کے چھٹی پر ہونے کے پیش نظر معاملے کو فیصلے کے لیے 10 نومبر 1959 تک ملتوی کر دیا۔

10 نومبر 1959 کو پیش کی گئی اپنی درخواست میں انفورسمنٹ آفیسر نے کہا کہ ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ نے مدعا علیہ کے خلاف دفعہ کی مبینہ خلاف ورزی پر عدالتی کارروائی شروع کر دی ہے۔ 4(1) اس نے اسے وجہ بتانے کے لیے نوٹس جاری کیا تھا اور یہ کہ ضبط شدہ فائلوں کے سلسلے میں ضبط شدہ میمو کی 2 اور 7 نمبر کی اشیاء درکار رہوں گی اور اسے باقی ضبط شدہ فائلوں کی واپسی پر کوئی اعتراض نہیں ہے حالانکہ ان کا ان کارروائیوں پر کچھ دور کا اثر ہو سکتا ہے۔

چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے حکم دیا۔ 10 نومبر 1959، تلاش کی فہرست کے ماسوائے آئٹم 2 اور 7 میں مذکور دستاویزات کے علاوہ تمام دستاویزات کی واپسی۔ مدعا علیہ نے دونوں دستاویزات کو برقرار رکھنے کے لیے اس حکم کے خلاف نظر ثانی کی، اور ہائی کورٹ نے نظر ثانی کی اجازت دی اور ان دستاویزات کو بھی مدعا علیہ کو واپس کرنے کا حکم دیا۔ اس

حکم کے خلاف یہ اپیل دائر کی گئی ہے۔

ہم سب سے پہلے دفعات 19 اور ایکٹ کے A-19 کی متعلقہ دفعات کا حوالہ دے سکتے ہیں۔ 19 اور ایکٹ کے 19، اور بعد میں کوڈ آف کرمنل پروسیجر کی کچھ دفعات، جسے اس کے بعد کوڈ کہا جاتا ہے، فریقین کے تنازعہ کی تعریف کرنے کے لیے۔

"دفعہ 19 (1). مرکزی حکومت، کسی بھی وقت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، مالکان کو، ایسے مستثنیات کے تابع، اگر کوئی ہوں، جیسا کہ نوٹیفکیشن میں بیان کیا جا سکتا ہے، ایسے غیر ملکی زرمبادلہ یا غیر ملکی سیکیورٹیز جو اس طرح بیان کی جا سکتی ہیں، اس مدت کے اندر ریزرو بینک کو واپس کر سکتی ہے، اور ایسی تفصیلات دے سکتی ہے، جو اس طرح بیان کی جا سکتی ہیں۔

(2) جہاں اس ایکٹ کے مقاصد کے لیے مرکزی حکومت یا ریزرو بینک کسی بھی شخص کے قبضے میں موجود کسی بھی معلومات، کتاب یا دیگر دستاویز کو حاصل کرنا اور اس کی جانچ کرنا ضروری یا مناسب سمجھتا ہے یا جو مرکزی حکومت یا ریزرو بینک کی رائے میں ایسے شخص کے لیے حاصل کرنا اور اسے ختم کرنا ممکن ہے، مرکزی حکومت یا، جیسا بھی معاملہ ہو، ریزرو بینک، تحریری حکم کے ذریعے، کسی ایسے شخص (جس کا نام آرڈر میں متعین کیا جائے گا) سے مرکزی حکومت یا ریزرو بینک یا آرڈر میں مخصوص کسی شخص کو ایسی معلومات، کتاب یا دیگر دستاویز کے ساتھ پیش کرنے، یا حاصل کرنے اور پیش کرنے کا مطالبہ کر سکتا ہے۔

(3) اگر مرکزی حکومت یا ریزرو بینک کی طرف سے اس طرف سے مجاز کسی فرد کی طرف سے تحریری طور پر کی گئی نمائندگی پر، ضلع مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹ، پریذیڈنسی

مجسٹریٹ یا فرسٹ کلاس کے مجسٹریٹ کے پاس یہ یقین کرنے کی وجہ ہے کہ اس ایکٹ کی کسی بھی شق کی خلاف ورزی کسی بھی جگہ پر کی گئی ہے، یا ہو رہی ہے یا ہونے والی ہے،۔

یا یہ کہ کوئی شخص جسے اس سیکشن کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت کوئی حکم دیا گیا ہے یا جس سے خطاب کیا جا سکتا ہے وہ معلومات، کتاب یا دیگر دستاویز پیش نہیں کرے گا یا نہیں کرے گا،

یا جہاں ایسی معلومات، کتاب یا دیگر دستاویز مجسٹریٹ کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی پوزیشن میں ہے،

یا جہاں مجسٹریٹ یہ سمجھتا ہے کہ اس ایکٹ کے تحت کسی بھی تحقیقات یا کارروائی کے مقاصد کو عام تلاشی یا معائنہ کے ذریعے پورا کیا جائے گا،

وہ سرچ وارنٹ جاری کر سکتا ہے اور جس شخص کو اس طرح کا وارنٹ دیا گیا ہے وہ اس کے مطابق تلاشی یا معائنہ کر سکتا ہے اور کسی کتاب یا دیگر دستاویز کو ضبط کر سکتا ہے، اور اس ضابطے کے تحت تلاشی سے متعلق ضابطہ فوجداری، 1898 کی دفعات، جہاں تک وہی قابل اطلاق ہیں، اس ذیلی دفعہ کے تحت تلاشی پر لاگو ہوں گی:

بشرطیکہ ایسا وارنٹ سب انسپکٹر کے عہدے سے نیچے کے کسی بھی پولیس افسر کو جاری نہیں کیا جائے گا۔

وضاحت-اس ذیلی سیکشن میں 'جگہ' میں گھر، عمارت، خیمہ، گاڑی، جہاز یا ہوائی جہاز شامل ہیں۔

*   *   *   *   *   *   *   *

*   *

جہاں دفعہ A19 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت دیے گئے حکم یا تلاشی کے مطابق۔ مذکورہ سیکشن کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت جاری کردہ بیان، کوئی کتاب یا دیگر دستاویز پیش کی گئی ہے یا ضبط کی گئی ہے، اور ڈائریکٹر انفورسمنٹ کے پاس یہ یقین کرنے کی وجوہات ہیں کہ مذکورہ دستاویز اس ایکٹ کی کسی بھی شق یا اس کے تحت بنائے گئے کسی اصول، ہدایت یا حکم کی خلاف ورزی کا ثبوت ہوگی، اور یہ کہ دستاویز کو اپنی تحویل میں رکھنا ضروری ہوگا، اس طرح وہ مذکورہ دستاویز کو چار ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے برقرار رکھ سکتا ہے یا اگر، مذکورہ چار ماہ کی مدت ختم ہونے سے پہلے، سیکشن 23 کے تحت کوئی کارروائی:-

(ا) ان کارروائیوں کے نمٹارے تک، بشمول اپیلیٹ بورڈ کے سامنے کارروائی، اگر کوئی ہو، اس کے سامنے شروع کیے گئے ہیں، یا

(ب) عدالت کے سامنے شروع کیا گیا ہے، جب تک کہ دستاویز اس عدالت میں دائر نہ ہو جائے۔

ضابطے کا باب VII دستاویزات وغیرہ کو پیش کرنے پر مجبور کرنے کے لیے عمل فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 94 عدالت کو یہ اختیار دیتی ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو سمن جاری کرے جس کے پاس دستاویز موجود ہو یا جس کی پیش کش کو کوڈ کے تحت کسی بھی تحقیقات، انکوائری، ٹرائل یا دیگر کارروائی کے مقصد کے لیے ضروری یا مطلوب سمجھا جاتا ہے تاکہ اسے اس کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ بعض حالات میں ذکر کیا گیا ہے۔ دفعہ 96 یہ اس طرح کے دستاویزات یا

مضامین کی تلاشی کے لیے سرچ وارنٹ جاری کرسکتا ہے جس کا دفعہ 94 میں ذکر کیا گیا ہے۔ دونوں دفعات کا مشترکہ اثر یہ ہے کہ سرچ وارنٹ پر عمل درآمد کے دوران ضبط شدہ اشیا کو مجسٹریٹ کے سامنے پیش کرنا پڑتا ہے اور اس کے بعد مجسٹریٹ ان دستاویزات کی تحویل یا واپسی کے بارے میں مناسب احکامات جاری کرتا ہے۔ ضابطہ کا فارم 8، شیڈول V، سرچ وارنٹ کی شکل دیتا ہے اور اس میں ایک ہدایت ہوتی ہے کہ ضبط شدہ اشیا کو عدالت کے سامنے پیش کیا جائے۔ سیکشن 98 اور 99-خصوصی حالات اور دفعات 101-103 میں سرچ وارنٹ سے متعلق۔ تک تلاشی سے متعلق عام دفعات کے تحت آتے ہیں۔

اپیل کنندہ کے اہم دلائل یہ ہیں:

1 دفعہ۔19- A کے تحت جاری کیے گئے سرچ وارنٹ پر عمل درآمد میں ضبط شدہ دستاویزات کو برقرار رکھنے کی مدت کی حد۔ دفعہ 19 ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کی طرف سے 4 ماہ تک لیکن ضبط شدہ دستاویزات کو برقرار رکھنے یا ان دستاویزات کو ٹھکانے لگانے کے حوالے سے کوئی حکم جاری کرنے کے لیے سرچ وارنٹ جاری کرنے والی عدالت کے اختیار کو محدود نہیں کرتا ہے۔

دفعہ 19 کے تحت سرچ وارنٹ جاری کرنے کے لیے کسی مقرر کردہ طریقہ کار کی عدم موجودگی میں دفعات ۔98 ,96 اور کوڈ کے شیڈول V کا فارم 8 سیکشن کے تحت جاری کیے گئے سرچ وارنٹ پر لاگو ہوگا۔.3 .19 عدالت کو تحقیقات اور اس کے بعد کی کارروائی کے مقاصد کے لیے ضبط شدہ دستاویزات کو برقرار رکھنے کے حوالے سے مناسب احکامات جاری کرنے کا موروثی اختیار حاصل ہے۔

مدعا علیہ کا دعویٰ ہے:

.1 دفعہ 19 اور A-19. خصوصی دفعات ہیں جو قانون کے ذریعے بنائے گئے متعدد جرائم کی تحقیقات کے لیے خصوصی طریقہ کار فراہم کرتی ہیں اور تحقیقات میں کچھ مشکلات کو دور کرنے کے لیے نافذ کی گئی تھیں جس کی وجہ سے شہریوں کے دستاویزات کو غیر ضروری طور پر طویل عرصے تک رکھا جاتا تھا اور اس طرح انہیں تکلیف اور ہراساں کیا جاتا تھا، اور مجسٹریٹ کو دستاویزات کو برقرار رکھنے کی اجازت کے لیے بار بار پولیس رپورٹس سے نمٹنے سے نجات دلانے کے لیے اور اس لیے لہٰذا دفعہ۔A-19، ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے ذریعے دستاویزات کو برقرار رکھنے کے لیے زیادہ سے زیادہ مدت 4 ماہ مقرر کرتا ہے اور اس طرح متعلقہ افسر کے ذریعے کچھ مخصوص حالات کے علاوہ مزید رکھنے کی ممانعت کرتا ہے، مجسٹریٹ ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کو دستاویزات کو چار ماہ سے زیادہ رکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

.2 ایکٹ میں کوئی شق نہیں ہے جو عدالت کو دستاویزات کی حراست کی مدت میں توسیع کا اختیار دیتی ہے اور مجسٹریٹ میں اس طرح کا کوئی بھی اختیار ایکٹ کے مقصد کو شکست دے گا۔

.3 ضابطے کے تحت تلاشی سے متعلق ضابطے کی دفعات کا اطلاق اس حد تک ہوتا ہے جہاں تک ذیلی دفعہ کے تحت تلاشی پر لاگو ہوتا ہے۔(3) سیکشن۔19 ایکٹ کی دفعات اور اس لیے مجسٹریٹ کو اس کی طرف سے جاری کردہ سرچ وارنٹ کے نفاذ میں ضبط شدہ جائیداد پر دائرہ اختیار دینے والی ضابطہ اخلاق کی دفعات ذیلی دفعہ کے تحت جاری کیے گئے

سرچ وارنٹ کے نفاذ میں ضبط شدہ جائیداد پر مکمل طور پر لاگو نہیں ہوں گی۔(3) سیکشن سے۔دفعہ 19

اس بات کا تعین کرنے والا پہلا سوال یہ ہے کہ آیا سرچ وارنٹ جاری کرنے والے مجسٹریٹ کے پاس وارنٹ پر عمل درآمد کے دوران ضبط شدہ اشیا کو ٹھکانے لگانے کا اختیار ہے یا نہیں۔تلاشی سے متعلق ضابطے کی دفعات ذیلی دفعہ(3) کے تحت دفعہ 19 جاری کیے گئے سرچ وارنٹ پر لاگو ہوتی ہیں۔لیکن صرف اس حد تک جہاں تک وہ قابل اطلاق ہوں۔ذیلی دفعہ 3 میں ایکٹ کے تحت سرچ وارنٹ جاری کرنے کے لیے مخصوص التزام کے پیش نظر، ان حالات سے متعلق دفعات جن میں، اور وہ حکام جن کے ذریعے سرچ وارنٹ جاری کیے جاسکتے ہیں، لاگو نہیں ہو سکتے۔دفعہ .19 کا ذیلی دفعہ(3) شیڈول V کے سیکشن 96، 98 اور فارم 8، اس لیے ذیلی سیکشن کے تحت تلاشی کے سلسلے میں کام نہیں کرتے ہیں۔ .19لہذا یہ وہ دفعات ہیں جو اس بات سے متعلق ہیں کہ سرچ وارنٹ جاری ہونے کے بعد کیا کیا جاتا ہے جو ایکٹ کے تحت تلاشی پر لاگو کیا گیا ہے اور اس وجہ سے ایسی دفعات تلاشی کے طریقہ کار سے متعلق دفعات ہوں گی۔ذیلی دفعہ میں مذکورہ بالا شق کا مقصد۔دفعہ 19 کا ذیلی دفعہ(3) یہ فراہم کرنا ہے کہ تلاشی کس طرح کی جانی چاہیے کیونکہ یہ ذیلی دفعہ میں سرچ وارنٹ کے معاملے سے متعلق ہے۔یہ صرف درمیانی مرحلے کے حوالے سے ہے، جو کہ اصل تلاش کا مرحلہ ہے کہ ایکٹ میں کوئی مخصوص شق نہیں کی گئی ہے۔اس لیے ہماری رائے ہے کہ ضابطہ اخلاق کے تحت تلاشی سے متعلق دفعات جو ذیلی دفعہ کے تحت تلاشی پر لاگو ہوتی ہیں۔ دفعہ 19 کا ذیلی دفعہ(3) تلاشی کے انعقاد سے متعلق دفعات ہیں اور یہ کہ یہ دفعات ۔102 ,101 اور کوڈ کے .103 ضبط شدہ اشیا کے ساتھ کیا کرنا ہے یہ سختی سے 'تلاشی' کے اظہار کے اندر نہیں آتا ہے۔اس سے سیکشن A-19 میں نمٹا جاتا ہے- اس لیے اپیل کنندہ کے لیے یہ کہنا درست

نہیں ہے کہ مجسٹریٹ ذیلی دفعہ کے تحت ضبط شدہ جائیداد کے سلسلے میں ضابطہ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے۔

ایسا لگتا ہے کہ مجسٹریٹ کو مزید حوالہ، جیسا کہ اس معاملے میں انفورسمنٹ آفیسر نے ضبط شدہ دستاویزات کو برقرار رکھنے کی اجازت کے لیے دیا تھا، ضروری نہیں تھا۔ انفورسمنٹ آفیسر کو سیکشن A-19 کے تحت حق حاصل ہے- ضبط شدہ اشیا کو اس کی دفعات کے مطابق برقرار رکھنا۔ جب انفورسمنٹ آفیسر سیکشن کی دفعات کی خلاف ورزی کرتا ہے تو متاثرہ شخص کو کون سا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ A-19، ایک مختلف معاملہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی ہنگامی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ یہ سرچ وارنٹ جاری کرنے والا مجسٹریٹ ہے جس سے رابطہ کیا جانا ہے اور جو شکایت سے نمٹنے کا اہل ہے۔ ویسے بھی، اس طرح کی ہنگامی صورتحال اس نتیجے کی ضمانت دینے کے لیے کافی نہیں ہے کہ وارنٹ جاری کرنے والے مجسٹریٹ کا ضبط شدہ دستاویزات پر کنٹرول اور قبضہ ہے اور اس لیے وہ ان کو نمٹانے کے حوالے سے کوئی بھی حکم جاری کر سکتا ہے۔ اس کے پاس ایسی کوئی طاقت نہیں ہے، کسی بھی صورت میں، اس مدت تک جس کا ذکر ان میں کیا گیا ہے۔ A-19 کی میعاد ختم ہو چکی ہے۔ ایکٹ میں کوئی ایسی شق نہیں ہے جو اسے اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال سے نمٹنے کا کوئی اختیار دیتی ہو۔ تاہم، کسی کو یہ فرض کرنا چاہیے کہ ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ اپنے حکم سے سیکشن 19 کی دفعات کے خلاف کارروائی نہیں کرے گا۔

دفعہ 19-اے ان دستاویزات کی تحویل سے متعلق ہے جو دو طریقوں سے ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے قبضے میں آتی ہیں۔ ذیلی دفعہ کے تحت دیے گئے حکم کے مطابق دستاویزات ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کو پیش کی جاتی ہیں۔ (2) سیکشن۔19 مرکزی حکومت یا ریزرو

بینک کی ہدایات کے تحت۔اس طرح کسی مجسٹریٹ کو ایسے دستاویزات کو نمٹانے کا دائرہ اختیار نہیں ہے جو ذیلی دفعہ کے تحت احکامات کی تعمیل میں ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے قبضے میں آتے ہیں۔(2) سیکشن۔دفعہ 19 ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ ذیلی دفعہ کے تحت سرچ وارنٹ پر عمل درآمد میں دستاویزات بھی حاصل کرتا ہے۔(3) سیکشن۔دفعہ 19 اس کے قبضے میں رکھنے کے حوالے سے دفعات جو اس کے قبضے میں آنے والی دستاویزات وہی ہیں، چاہے وہ ایک طرح سے ہوں یا دوسرے طریقے سے۔اس کے بعد، مؤخر الذکر معاملے میں بھی؛ سرچ وارنٹ جاری کرنے والے مجسٹریٹ کا سرچ وارنٹ کے نفاذ میں ضبط شدہ دستاویزات کو برقرار رکھنے یا ٹھکانے لگانے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اپیل کنندہ پر یہ بھی زور دیا گیا کہ دفعہ کی دفعات۔5(2) کوڈ کا اطلاق موجودہ معاملے پر ان معاملات میں ہوتا ہے جو ایکٹ کے ذریعہ فراہم نہیں کیے گئے ہیں۔اس دلیل کی بھی کوئی بنیاد نہیں ہے۔دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ تعزیرات ہند کے علاوہ کسی بھی قانون کے تحت تمام جرائم کی تفتیش کی جائے گی،ان کی تفتیش کی جائے گی،ان پر مقدمہ چلایا جائے گا اور دوسری صورت میں ضابطہ فوجداری میں موجود دفعات کے مطابق نمٹا جائے گا،لیکن فی الحال نافذ کسی بھی قانون سازی کے تابع ہوگا جو اس طرح کے جرائم کی تحقیقات، تفتیش، تفتیش یا دوسری صورت میں ان سے نمٹنے کے طریقے یا جگہ کو منظم کرتا ہے۔یہ ایکٹ ایک خصوصی ایکٹ ہے اور یہ سیکشن 19 کے تحت فراہم کرتا ہے۔ایکٹ کے تحت کسی جرم کے مبینہ مشتبہ ارتکاب کی ضروری تحقیقات کے لیے، ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے ذریعے۔لہذا ضابطہ فوجداری کی دفعات اس کی طرف سے اس طرح کی تحقیقات پر لاگو نہیں ہوں گی، یہ فرض کرتے ہوئے کہ 'اظہار تفتیش' میں تحقیقات کے مقاصد کے لیے دستاویزات کو برقرار رکھنا شامل ہے۔

محمد سیراج الدین بمقابلہ آر سی مشرا(1) کے طور پر رپورٹ کیے گئے کیس میں اپیل گزار کے لیے بھی انصار کو اس دلیل کی حمایت میں رکھا گیا ہے کہ مجسٹریٹ اس کی طرف سے جاری کیے گئے سرچ وارنٹ کے سلسلے میں ضبط شدہ اشیا کو ٹھکانے لگانے پر کنٹرول رکھتا ہے۔اس معاملے میں عدالت سیکشن کے تحت سرچ وارنٹ پر عمل درآمد میں ضبط شدہ دستاویزات کو نمٹانے کے سوال پر غور کر رہی تھی۔172 سی کسٹمز ایکٹ۔اس سیکشن کی دفعات ذیلی سیکشن سے مختلف ہیں۔(3) سیکشن۔19 ایکٹ کا۔سیکشن کے تحت مجسٹریٹ کی طرف سے جاری کردہ سرچ وار وارنٹ۔172 سی کسٹمز ایکٹ کا وہی اثر ہوتا ہے جو کوڈ آف کرمنل پروسیجر کے تحت جاری کیے گئے سرچ وارنٹ کا ہوتا ہے اور اس طرح کوڈ آف کرمنل پروسیجر کے تحت جاری کیے گئے سرچ وارنٹ کی نوعیت اختیار کرتا ہے۔ذیلی دفعہ (3) کا دفعہ 19 کے تحت جاری کیے گئے سرچ وارنٹ کے حوالے سے ایسا نہیں ہے۔دفعہ 19 مزید یہ کہ سیکشن سے متعلق کوئی سیکشن نہیں ہے۔دفعہ 19-سی کسٹمز ایکٹ میں ایکٹ کا اے۔اس لیے یہ مقدمہ اپیل گزار کے لیے مددگار نہیں ہے۔

معاملے کے اس تناظر میں، دستاویزات کو ٹھکانے لگانے کے حوالے سے مجسٹریٹ کا حکم اس کے دائرہ اختیار سے باہر تھا اور ہائی کورٹ نے ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے ذریعے کچھ دستاویزات کو برقرار رکھنے کی ہدایت دینے والے اس کے حکم کو کالعدم قرار دینا درست تھا۔

تاہم سوال یہ ہے کہ آیا ہائی کورٹ کا دو دستاویزات مدعا علیہ کو واپس کرنے کا حکم درست ہے یا نہیں۔

اپیل کنندہ پر زور دیا گیا ہے کہ سیکشن 19-A کے تحت کوئی پروویژن نہیں ہے یا ایکٹ کی

کوئی دوسری دفعہ کہ دستاویزات اس فریق کو واپس کی جائیں جس کی تحویل سے انہیں ضبط کیا گیا تھا، مجسٹریٹ کے حکم کے بغیر اور اس لیے کسی بھی اتھارٹی کی طرف سے ان کی واپسی کا کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا۔ اس طرح کے ایکسپریس پروویژن کی ضرورت نہیں ہے۔ ضبط شدہ دستاویزات کو واپس کرنا پڑتا ہے اگر قانون یہ بتاتا ہے کہ انہیں ایک مخصوص مدت کے بعد برقرار نہیں رکھا جانا ہے۔ قانون کے تحت اس طرح کی ہدایت دستاویزات کے قبضے میں موجود شخص کے لیے کافی جواز اور اختیار ہے کہ وہ انہیں اس شخص کو واپس کرے جس کے قبضے سے انہیں ضبط کیا گیا تھا۔ دوسروں کے دستاویزات کو برقرار رکھنے کے لیے دفعات ضروری ہیں نہ کہ انہیں حقدار افراد کو واپس کرنے کے لیے۔

سیکشن 19-اے ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کو 4 ماہ سے زیادہ کی مدت کے لیے، یا اگر 4 ماہ کی مذکورہ مدت کی میعاد ختم ہونے سے پہلے، سیکشن کے تحت کوئی کارروائی برقرار رکھنے کا اختیار دیتا ہے۔ دفعہ 23 (i) ان کے سامنے، ان کارروائیوں کے نمٹارے تک، بشمول اپیلٹ بورڈ کے سامنے کارروائی، اگر کوئی ہو، یا (ii) اگر ایسی کارروائی کسی عدالت کے سامنے شروع کی گئی ہو، جب تک کہ دستاویز اس عدالت میں دائر نہ ہو جائے، شروع کر دی گئی ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ ضبط شدہ دستاویز کو اس دفعہ کے تحت کی گئی کارروائی کے حتمی تصفیے تک جائز طور پر اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ اگر کارروائی 4 ماہ کی مدت سے پہلے شروع ہوئی تھی، جس کے دوران وہ دستاویزات رکھ سکتا تھا۔ موجودہ معاملے میں ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے دستاویزات حاصل کرنے کے 4 ماہ کے عرصے کے اندر اس طرح کی کارروائی شروع نہیں کی گئی تھی۔ اس لیے وہ چوتھے مہینے کی میعاد ختم ہونے کے بعد خود ان دستاویزات کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتا تھا۔
وہ قانونی قدم دستاویزات اپنے پاس رکھنے کے لئے اُٹھا سکتا تھا۔ اس نے یہ دستاویزات خود اپنے پاس نہیں رکھے تھے۔ وہ چیف پریذیڈنسی مجسٹریٹ سے ظبتہ شدہ دستویزات کو

رکھنے کے لیے اجازت حاصل کرتا رہا اس نظریہ کے تحت کہ مجسٹریٹ قانونی ظور دستاویزات کو اپنے اس اکھنے کا حکم کر سکتا ہے۔ جسا کہ ظبطشد ہ دستاویزات کو اپنے پاس کرنے پیش کرنے کی لئے اس نے پہلے وارنٹ جاری کی تھی۔ جو بھی کاروائی دفعہ 23 کے تحت شروع ہوئی وہ دستاویزات کے واپسی کے حکم سے شروع ہوئی تھی۔ دفعہ A. 19 کا اصل مقصد پر غور کرتے ہوئے کہ ڈاریکٹر ایف انفورسمنٹ ظبطشد ہ دستاویز تا فیصلہ کاروائی تحت دفعہ 23 ایکٹ کا اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ مجسٹریٹ کا حکم اگر چہ اس کو کرنے کا اختیار نہ تھا کہ ڈاریکٹر ایف انفورسمنٹد ستاویز کو اپنے پاس تا فیصلہ کاروائی تحت دفعہ 23 رکھ سکتا ہے۔ ایک حکم تھا جو کہ دفعہ A۔ 19 کے قانون کی روح کو روبہ عمل لاتا ہے ۔ ہائی کورٹ کا مدعاعلیہ کو دشتاویزات۔

ہمارے لیے اس معاملے میں اس بات پر غور کرنا ضروری نہیں ہے کہ ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ 4 ماہ کی مدت ختم ہونے پر ضبط شدہ دستاویزات کے قبضے کو برقرار رکھنے کے لیے کیا قانونی اقدامات اٹھا سکتا ہے اگر ان دستاویزات کے سلسلے میں اس کی تحقیقات اس مدت کے اندر مکمل نہیں ہوتی ہے۔ ممکنہ طور پر ان طریقوں میں سے ایک یہ ہوسکتا ہے کہ وہ دفعہ 19 ذیلی دفعہ (2) کے تحت حکم دینے کے لیے مرکزی حکومت کو درخواست دے۔ ان دستاویزات کے مالک کو ہدایت کریں کہ وہ انہیں ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کو پیش کریں۔ اس طرح کا حکم ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے لیے قانونی جواز ہوگا کہ وہ کسی بھی دستاویز کو اپنے قبضے میں رکھے جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ چار ماہ کی میعاد ختم ہونے پر مالک کو واپس کر دیا گیا ہے اور ان دستاویزات پر نیا قبضہ حاصل کر لیا ہے نہ کہ سرچ وارنٹ کی بنا پر بلکہ دفعہ 19 ذیلی دفعہ (2) کے تحت مرکزی حکومت کے حکم کی بنا پر۔

اس لیے ہم یہ مانتے ہیں کہ مجسٹریٹ کا دفعہ 19(3) کے تحت جاری کیے گئے سرچ وارنٹ

پر عمل درآمد میں ضبط شدہ اشیا پر کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ یہ کہ وہ اس مدت کی میعاد ختم ہونے کے بعد ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے ذریعے اس طرح کے دستاویزات کو برقرار رکھنے کی اجازت نہیں دے سکتا جسے وہ سیکشن 19(A) کی دفعات کے مطابق رکھنے کا حقدار ہے۔ 19-ج۔ مقدمے کے خصوصی حالات میں، ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، ہائی کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور حکم دیتے ہیں کہ ضبطی میمو کے آئٹم نمبر 2 اور 7 میں مذکور دستاویزات کو سیکشن کے تحت شروع ہونے والی کارروائی کے حتمی اختتام تک ڈائریکٹر آف انفورسمنٹ کے پاس رکھا جا سکتا ہے۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.04.02 15:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document